اسلامک کوئز سیریز

ہم نصابی سرگرمیاں

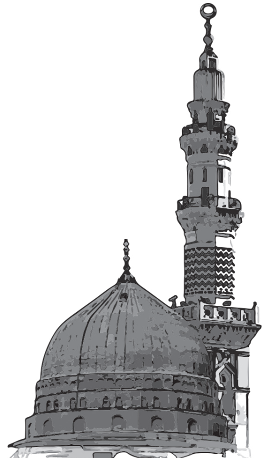

پرائمری تا میٹرک

محمد عثمان عارف

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

پیش لفظ

ہر اسکول کا مشن ہوتا ہے کہ ان کے فارغ التحصیل طلباء دنیا کے چیلینجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت حاصل کریں۔ حالیہ پرفتن دور میں تو اسکی ضرورت دو چند ہو چکی ہے کہ ہر بچہ/ بچی دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے نئے نئے فتنوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس صلاحیت کو اجاگر کرنے کا ایک آسان اور دلچسپ طریقہ سوال و جواب کے ذریعے اہم معلومات بہم پہنچانا ہے۔

زیر نظر کتابچہ اسی اسلوب اور مقصد کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کوشش طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخش کر انہیں فتنوں کا سامنا کرنے کے قابل بنائے گی۔

ٹائیٹل ڈیزائننگ : .... محمد صفت الٰہی

ڈیزائننگ : .... محمد احمد/حسان عزیز

پروف ریڈنگ : .... ام احسن

اشاعت : .... چہارم

ناشر : .... اساس انسٹیٹیوٹ

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

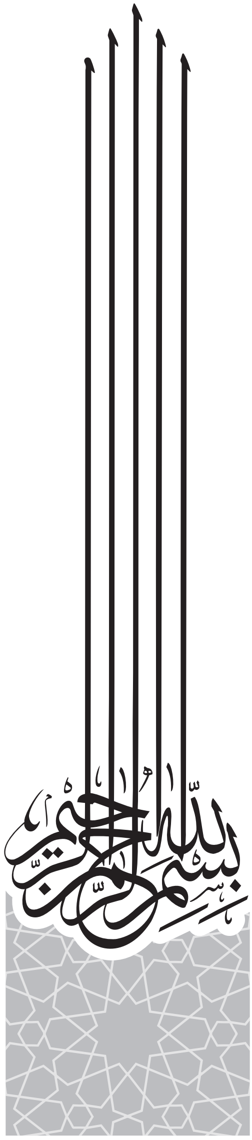
بسم الله الرحمن الرحيم

پرائمری
تا
میٹرک

ہم نصابی سرگرمیاں

فہرست مضامین

06	تقاریر	01 | موضوع

سیرت مصطفیٰ ﷺ — 07
امت سے محبت — 10
ناموسِ رسالت ﷺ — 13
عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم — 16
ختمِ نبوت ﷺ — 19
حقوقِ مصطفیٰ ﷺ — 22
عشقِ مصطفیٰ ﷺ — 25
1953ء کی تحریک ختمِ نبوت — 27
سیرتِ صحابیات رضی اللہ عنہن — 29
قادیانیت کا سیاسی چہرہ — 32

پرائمری
تا
میٹرک

ہم نصابی سرگرمیاں

فہرست مضامین

موضوع 02	نظمیں	35

- وحدت کے گن ____ 36
- یتیموں سے پیار ____ 37
- سہارا ____ 38
- معبود ____ 39
- عظمت ____ 40
- پیارے محمد ﷺ ____ 41
- پاک نبی ﷺ ____ 42
- غریبوں سے پیار ____ 43
- آخری نبی ﷺ ____ 44
- اجالا ____ 45

موضوع

01

تقاریر

تقریر

01 سیرت مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدْ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد۔ وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں — میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت — میرے دل میں حضور رہتے ہیں

صدر ذی وقار و عزیزان من!

کوئی شخص دنیا میں نبی آخر الزمان ﷺ کی سیرت بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ میں جتنے مرضی دعوٰی کروں کہ میں ختم الرسل ﷺ کی سیرت، معجزات، کمالات، اخلاق و اطوار کو ذکر کروں گا لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کے جتنے کمالات و محاسن ہیں ختم الرسل کی جتنی عظمتیں، رفعتیں اور بلندیاں ہیں ان تک دنیا کے کسی انسان کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

صدر عالی وقار!

میرا یہ دعوٰی ہے کہ دنیا کی کسی بھی زبان میں کوئی ایسا پیمانہ ایجاد ہی نہیں ہوا کہ جس لفظ میں ختم الرسل کے کمالات کا احاطہ کیا جا سکتا ہو۔ دنیا میں تمام کمالات، الفاظ، محاورات، علامتیں، فصاحتیں پیچھے رہ گئیں لیکن میرا نبی آگے چلا گیا۔ اسی کو دیکھتے ہوئے کسی عاشق رسول ﷺ نے یوں کہا۔

یوں آنے کو تو سب آئے — لیکن جو بھی آیا وہ جانے کے لیے آیا
لیکن مکہ میں ایک ایسا محمد عربی آیا — جو صرف آنے کے لیے نہیں آیا
وہ آیا تو آتا چلا گیا — وہ بڑھا تو بڑھتا چلا گیا

وہ چڑھتا تو چڑھتا چلا گیا　　وہ پھیلا تو پھیلتا چلا گیا

صدر مکرم و معزز سامعین!

ہر آدمی نے اپنے اپنے انداز میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان کی ہے۔ چودہ سو سال گزر گئے، ابھی تک میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے سمندر کی گہرائی تک کوئی نہیں پہنچ سکا لیکن پھر بھی وہ گوہر نایاب بن کر نکلا ہے۔ میں اس پر ہزاروں مثالیں دے سکتا ہوں۔

دیکھئے کہ اگر ابوبکرؓ نے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگایا تو صدیق اکبرؓ بن گیا۔ اگر عمر فاروقؓ نے غوطہ لگایا تو عادل حکمران بن گیا۔ اگر عثمانؓ نے غوطہ لگایا تو ذوالنورین بن گیا۔ اگر علی المرتضیٰؓ نے غوطہ لگایا تو حیدر کرار اور اسد اللہ بن گیا۔ امیر معاویہؓ نے غوطہ لگایا تو کاتب وحی بن گیا۔ ابن عباسؓ نے غوطہ لگایا تو مفسر قرآن بن گیا۔ ابن مسعودؓ نے غوطہ لگایا تو محدث اعظم بن گیا۔ بلالؓ نے غوطہ لگایا تو مؤذن رسول بن گیا جو چلتا زمین پر ہے تو آواز عرش پر جنت میں سنائی دیتی ہے۔

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر　　سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذر　　ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالی

جناب صدر اور گرامی قدر حاضرین!

میں نے قرآن پاک کی ایک آیت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس کے ضمن میں ایک بات کر کے اختتام چاہتا ہوں۔

جب میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیسرے اور آخری صاحبزادے وفات پا گئے تو مکہ کے سرداروں نے دار الندوہ میں میٹنگ بلائی اور کہا کہ اب اس محمد کا دین مٹ جائے گا، اس کی شریعت باقی نہیں رہے گا اور (نعوذ باللہ) اس کا نام ونشاں مٹ جائے گا۔ صحابہؓ پر قیامت کا سماں تھا، پیغمبر پریشان تھے، آنکھوں سے آنسوؤں کے قطروں نے جب داڑھی مبارک کو تر کر دیا تو قربان جاؤں اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پر جو فرش پر پریشان ہو تو خدا عرش پر تسلی دیتا ہے۔ پھر دنیا نے دیکھا جن کو بیٹوں اور دولت پر ناز تھا آج ان کا نام بھی مٹ گیا اور ذکر بھی لیکن آج بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور ذکر موجود ہے۔

یہی تو معنی ہے　　وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا

حاضرین محفل!

بات یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ خدا نے فرمایا کائنات کے ذرے ذرے پہ جہاں خدا کے ذکر کے بغیر چارہ نہیں وہاں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے بغیر بھی چارہ نہیں۔ کیونکہ خدا کے بعد خدائی کا تصور غلط ہے اسی طرح محمد ﷺ کے بعد مصطفائی کا تصور بھی غلط ہے۔ خدا اپنی خدائی میں بے مثال، محمد ﷺ اپنی مصطفائی میں بے مثال۔ خدا اپنی خدائی میں وحدہ لاشریک ہے اور محمد ﷺ اپنی مصطفائی میں وحدہ لاشریک ہے۔ خدا پر خدائی ختم اور محمد ﷺ پر مصطفائی ختم۔
یہی تو معنی ہے

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَك

آخر میں پر اسی اکتفا کرتا ہوں۔

تھکی ہے فکر رسا	مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا	مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا	مدح باقی ہے
اور عمر تمام ہوئی	مدح باقی ہے

تقریر

02 امت سے محبت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدْ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔
قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد۔حَرِیصٌ عَلَیْکُم بِالْمُؤْمِنِینَ رَءُوفٌ رَّحِیمٌ۔

حضور خواجہ خیر الانام سے پہلے — فضا اداس تھی ان کے پیام سے پہلے
نہ ابتدا کی خبر تھی نہ انتہا معلوم — حضور سرورِ عالم کے نام سے پہلے

صدرِ ذی وقار!

میں جس خوبصورت عنوان کے ساتھ آپ کے سامنے حاضر ہوں وہ ہے:" نبی کی امت کے ساتھ محبت"

امیرِ محفل!

یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک ایسے نبی کی امت میں پیدا فرمایا جو اگر ایک طرف امام الانبیاء ہیں، افضل الخلائق ہیں، خاتم النبیین ہیں تو دوسری طرف شافع محشر بھی ہیں۔ رحمۃ اللعالمین بھی ہیں۔

صدرِ محفل!

یوں تو ہر نبی اپنی امت سے بے لوث محبت کرتا ہے لیکن جو محبت ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت سے کی، وہ ہمارے لیے قابلِ فخر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے طرہ امتیاز ہے۔

یہ میری گفتگو مبالغہ پر مبنی نہیں ہے۔آپ سیرت کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھیں میرے نبی کو جب نبوت ملتی ہے تو امتی امتی کرتے ہوئے امت کے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے رہے۔ دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں تو پہلے امت کا سوال کرتے ہیں کہ میرے بعد میری امت کا کیا ہوگا۔اور بات یہاں ختم نہیں ہوتی ، روایات میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر ہوگا، ماں اپنی اولاد کو نہیں پہچانے گی ہر طرف نفسی نفسی کی صدا

بلند ہو رہی ہوگی۔ اس وقت بھی تمام آوازوں میں، تمام صداؤں میں صرف ایک صدا امتی امتی کی بھی سنائی دے گی اور وہ آواز میرے اور آپ کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی۔

دست کرم نے شفقت واکرام دے دیا

بندوں کو اپنا آخری پیغام دے دیا

حاضرین محترم!

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت سے اس قدر محبت تھی کہ مشرکین مکہ، طائف والے، مدینہ کے منافقین اور یہودیوں سے پے در پے تکالیف اٹھانے کے بعد بھی کبھی زبان مبارک پر بد دعا کا لفظ نہیں آنے دیا۔ بلکہ ان کے لیے ہدایت کی دعائیں کرتے رہے۔ ساری ساری رات ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی نجات کے لیے، اپنی امت کی مغفرت کے لیے کبھی قیام میں، کبھی رکوع میں اور کبھی سجدے میں دعائیں کرتے رہے۔ حتیٰ کہ پاؤں مبارک پر ورم پڑ جاتے تھے اور خدا کو کہنا پڑتا کہ: "اے نبی اپنی جان پر ظلم مت کیجئے"

صدر محترم!

ابو جہل اس امت کا فرعون تھا۔ اس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ تکالیف پہنچائیں۔ آپ نے کبھی اس کے لیے بد دعا نہیں فرمائی بلکہ کئی کئی مرتبہ اس کے پاس دعوت ایمان کے لیے تشریف لے جاتے کہ میرا یہ امتی دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔

میر محفل!

ہمارے پیغمبر مومنوں سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ صحابہ کو ذرا تکلیف پہنچتی تو آپ پریشان ہو جاتے۔ سیرت کی کتابوں میں اس کے بے شمار واقعات ملتے ہیں ان کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نبی ہم سے کس قدر محبت کرتے تھے۔

میں آپ کی توجہ ایک اہم بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا دی کہ اگر وہ مانگیں تو من وعن قبول ہوگی۔ ہر نبی نے دنیا میں دعا مانگ لی لیکن ہمارے نبی نے وہ دعا نہیں مانگی۔

جب صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کب اور کہاں مانگیں گے تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت میں اپنی امت کے لیے شفاعت طلب کروں گا۔

صدر عالی وقار!

قیامت کے روز جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا، ہر ذی روح نفسی نفسی کی صدا بلند کر رہا ہوگا حتی کہ انبیاء بھی نفسی نفسی کی صدا بلند کر رہے ہوں گے اس خوفناک وقت میں بھی صرف ایک آواز امتی امتی کی سنائی دے گی اور وہ ہمارے پاک پیغمبر کی ہوگی۔

اس لیے تو قرآن نے کہا:

حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيم

آپ مومنوں پر بڑے مہربان اور رحیم ہیں۔

تقریر

03 ناموس رسالت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدْ۔ فَاَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔
قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد۔ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ۔

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لیے — وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں — ایک فقط نام محمد سے محبت کی ہے

صدر ذی وقار و محترم حاضرین!

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو عظمتیں، بلندیاں، رفعتیں عطا فرمائی ہیں وہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔ اور بات یہاں تک نہیں رکتی بلکہ رب ذوالجلال نے میرے نبی کی عظمتوں، رفعتوں، بلندیوں اور عزت کو محفوظ بھی کیا ہے اور ان کا دفاع بھی کیا ہے۔ مکہ کے مشرکین ہوں یا مدینہ کے یہودی، جہاں بھی جس نے بھی میرے نبی کی عزت پر سوال اٹھایا، میرے نبی کی ناموس پر سوال اٹھایا رب ذوالجلال نے اس کو نہ صرف دندان شکن جواب دیا بلکہ اس کو عبرتناک سزا بھی دی۔ اسی لیے شاعر کہتا ہے۔

زمین سے فلک تک، فلک سے زمین تک — ہر اک سمت ہے داستان محمد

صدر ذی وقار!

میری باتیں مبالغہ آرائی پر مبنی نہیں آپ قرآن اور سیرت کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھیں۔ جہاں میرے نبی کی ناموس پر سوال آیا، رب ذوالجلال نے عرش سے اس کا دفاع کیا ہے۔ اگرچہ مکی دور ہو جہاں صبر کرنے کا حکم تھا یا مدنی دور ہو جہاں جہاد کا حکم آ گیا تھا۔

سیرت کی کتابوں میں موجود ہے کہ تین سال تک خفیہ دعوت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علانیہ دعوت دینا

شروع کی تو تمام قبائل کو جمع فرما کر توحید کی دعوت پیش کی تو آپ کے چچا ابولہب نے آپ کی سخت توہین کی اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں کیا تو نے ہم کو اس لیے جمع کیا ہے؟ تو رب ذوالجلال نے اپنے کلام قرآن مجید فرقان حمید میں اس کا جواب دیا۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔

اور پھر دنیا نے دیکھا کہ ابولہب عبرتناک موت مرا۔ امیہ بن خلف کو دیکھیں میرے نبی کو دیکھتے ہی گالیاں بکتا تھا۔ رب ذوالجلال نے قرآن میں جواب دیا۔

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ

ہلاکت ہے ہر ایسے شخص کے لیے جو پیٹھ پیچھے عیب لگانے والا ہے۔

جب میرے نبی کے صاحبزادے فوت ہوئے تو ابوجہل نے آپ کو لاوارث کہا اور آپ کی توہین کی تو رب ذوالجلال نے قرآن میں ارشاد فرمایا

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ

بے شک آپ کا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشاں ہے۔

پھر شاعر بھی یہ کہنے پر مجبور ہوا۔

مٹ گئے مٹ جائیں گے دشمن تیرے ‏ ‏ ‏ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

صدر محفل!

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی دور پر نظر دوڑائیں تو جہاں جہاد کا حکم نازل ہو چکا ہے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاںنثار صحابہ نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر کعب بن اشرف کو اس کے محل میں، ابورافع یہودی کو اس کے قلعے میں اور ابن خطل کو حرم پاک میں واصل جہنم کر کے امت کو پیغام دیا۔

نبی خاتم پر جو سو جان سے قربان ہوتے ہیں ‏ ‏ ‏ خدا شاہد ہے وہی صاحب ایمان ہوتے ہیں

حاضرین محترم!

اللہ رب العزت نے اس امت کے ہر فرد کے دل میں تمام انبیاءؑ کی اور خاص کر نبی آخر الزمان محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے پناہ محبت ڈال دی ہے۔اس کے لیے سر کٹا دینا، اپنی رگ جاں کا آخری قطرہ خون بہا دینا، اس راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنا نہ صرف آسان ہے بلکہ وہ اسے ایک سعادت سمجھتا ہے۔اس سے اس کی زندگی کا سودا تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے نبی کی محبت خریدی نہیں جا سکتی۔ وہ اپنی رسوائی اور توہین کو برداشت کر سکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کو گوارا نہیں کر سکتا۔اس کے گھر کو آگ لگائی جا سکتی ہے لیکن اس کے سینے میں محبت کی جو آگ جل رہی ہے اسے بجھایا نہیں جا سکتا۔یہی محبت اس کی سب سے بڑی متاع ہے۔اس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے مقابلے میں والدین اور بیوی بچوں کی محبت بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

میر محفل!

یہ محبت جو اسے اپنے آباؤاجداد سے میراث میں ملی ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر مر مٹنے کا جذبہ اور اپنے آپ کو قربان کر دینے کا حوصلہ جو اسے اپنے بزرگوں سے ایک دُرِ نایاب کی طرح حاصل ہوا ہے کسی بھی قیمت پر وہ اس سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔اسی محبت کی وجہ سے آج چودہ سو سال بعد بھی غازی علم الدینؒ، غازی عامر چیمہؒ اور غازی ممتاز قادریؒ جیسے لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ تو پیش کر دیتے ہیں لیکن اپنے نبی کی محبت سے دست بردار نہیں ہوتے۔

اس پر شاعر کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

مسلماں لاکھ برے ہوں مگر نام محمد پر
وہ تیار ہیں ہر حالت میں اپنا سر کٹانے کو

تقریر

04 عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدْ۔فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔
قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد۔
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآاٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ اھْتَدَوْا۔

تیرے باغی تیرے شاتم اچھے نہیں لگتے　　تیرا سایہ نہ ہو جن پر وہ سرا چھے نہیں لگتے
تیرے اصحاب سے مجھ کو محبت کیوں نہ ہو آقا　　کسے اونچے، گھنے، ٹھنڈے شجر اچھے نہیں لگتے

صدر ذی وقار و گرامی قدر دوستان عزیز!

اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے اس کے مطابق اس جماعت کو دنیا میں برگزیدہ، مقدس اور نہایت بلند مقام حاصل ہے۔اسی لیے انبیاء کے بعد اس جماعت سے بہتر کوئی مخلوق نہیں۔اس گروہ کے ہر فرد کو عدالت و انصاف، سچائی و شرافت کا جو اعزاز عطا ہوا اس پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں۔

صدر گرامی!

پاک پیغمبر کے جانثاروں نے اسلام کے لیے ان تکالیف اور مصائب کو برداشت کیا ہے جن کے بارے سوچنا ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔دنیا کا کوئی ایسا تشدد نہیں جو مشرکین مکہ نے صحابہ اکرام پر نہ کیا ہو، لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ رہے۔

گویا اس وقت صحابہ نے بزبان حال یوں کہا ہوگا۔

رشتہ نہ ہو جو قائم محمد سے وفا کا　　پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

صدر محترم و سامعین!

عرب کے ان صحرا نشینوں نے ہر دکھ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا، ہر پریشانی میں تاجدار رسالت کی محبت سے اپنے آپ کو فیض یاب کیا۔ بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی دین مصطفوی سے وابستگی کو باقی رکھا۔ وطن، قوم، بستی، اولاد، تجارت، غرض یہ کہ زندگی کی ہر چیز لٹا کر بھی خدا کے رسول ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

صدر عالی وقار!

یہ پورا قافلہ اسلام کا اولین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے۔ اس جماعت نے ایسے وقت میں ہمارے رسول ﷺ کا ساتھ دیا جب مکہ کے سرداروں نے آپ کو اذیت ناک صورتحال سے دو چار کیا تھا۔ آپ ﷺ کے رشتہ داروں نے آپ ﷺ سے دشمنی کی انتہا کر دی تھی۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے تھے۔ پھر ایسے حالات نے جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لے کر، برادریوں کے طعنے سہہ کر، کاروبار تجارت چھوڑ کر آپ کا ساتھ دیا، آپ ﷺ کی رفاقت اختیار کی، آپ ﷺ کے دکھوں کے ساجھی بنے، آپ ﷺ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے، آپ ﷺ کے دست حق پر اسلام قبول کیا، ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ ﷺ کے سایہ شفقت میں جگہ پائی۔ تپتی ہوئی ریت پر، دہکتے ہوئے انگاروں پر، ابلتے ہوئے کڑاہوں میں، چمکتی ہوئی تلواروں کے سائے میں بھی ہمارے پیغمبر ﷺ کا ساتھ دیا۔ سرور دو عالم ﷺ کی غلامی اختیار کرنے کے لئے شہادت حق کے سزاوار بنے رہے۔ تو اس پر شاعر نے یوں کہا

خدا کی راہ میں کیا کیا دکھ اٹھائے ہیں صحابہؓ نے	محبت میں نبی (ﷺ) کی سر کٹائے ہیں صحابہؓ نے
با آسانی پھلا پھولا نہیں اسلام کا گلشن	لہو شہ رگ کا دے کر گل کھلائے ہیں صحابہؓ نے

قابل قدر امیر محفل!

صحابی ہونا نبوت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ چونکہ حضور ﷺ کے بعد باب نبوت بند ہو رہا تھا اس لئے انبیاء کی وراثت کا تحفہ بھی انہی کو عطا ہوا، نبی کریم ﷺ نے زندگی میں جو کچھ سکھایا وہ سب کچھ انہی صحابہ کے حصے میں آیا۔ قرآنی ہدایات، نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے تو اسی وجہ سے پاک بازی، راست بازی میں دنیا کا سب سے بڑا تحفہ بھی انہیں عطا کیا گیا۔ لہذا اس پوری جماعت کے لئے خود باری تعالیٰ نے کئی سو مرتبہ اپنے کلام میں ان کی عظمت کو بیان فرمایا اور انہیں پوری دنیا کے لیے معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآاٰمَنْتُمْ بِهٖ

اگر تم ایمان لاؤ تو صحابہ جیسا لاؤ۔

صدر مکرم!

بات یہاں ختم نہیں ہوئی بلکہ کئی ہزار محمدی فرامین ان کے کمالات اصلاح نیت اور حسن عمل کے شاہد بنے اور انہیں امت کے لیے مقتداء قرار دیتے ہوئے فرمایا:

اصحابي كالنُّجومِ بأيِّهمُ اقتديتُمُ اهتديتُم

میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

اس لیے اختتام پر یہ کہنے پر مجبور ہوں

لے شوق سے نام صحابہ کا — کر چرچا عام صحابہ کا
گر طلب ہے تجھ کو جنت کی — تو پلہ تھام صحابہ کا

تقریر

05 ختم نبوت ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدْ۔ فَاَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔
قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ
وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے جھوٹے لوگوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے نگری والے ہوں بیدار، ضروری ہے

صدر ذی وقار اور میرے عزیز دوستو!

میری آج کی تقریر کا موضوع ختم نبوت کے عنوان سے معنون ہے۔

سامعین محترم!

عقیدہ ختم نبوت ہمارے دین کی اساس و بنیاد ہے جس طرح ایک بلند و بالا عمارت کے لیے اس کی بنیاد اہم ہوتی ہے اسی طرح دین اسلام کے لیے عقیدہ ختم نبوت بھی اہم ہے۔

میر محفل!

عقیدہ ختم نبوت ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام امت کا اتفاق ہے گویا کہ عقیدہ ختم نبوت پوری امت مسلمہ کے اتحاد کی علامت ہے۔

اسی لیے میں اپنے الفاظ میں یوں کہتا ہوں کہ جس نے عقیدہ ختم نبوت پر انگلی اٹھائی، اس نے پوری امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ لہذا ایسا شخص نہ صرف دین اسلام کا دشمن ہے بلکہ ہر ہر مسلمان کا دشمن ہے اور امت مسلمہ کا باغی ہے۔

بقول شاعر

محمد کے یہ باغی ہم سے مل کر رہ نہیں سکتے یہ بیگانوں کے ہیں ہم ان کو اپنا کہہ نہیں سکتے

ارباب علم دانش!

عقیدہ ختم نبوت کی اہمت کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن مجید فرقان حمید کی 100 آیات اور پیغمبر اسلام کے 210 سے زائد ارشادات میں عقیدہ ختم نبوت کو بیان فرمایا۔ اور بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ میرے نبی کے جان نثار شاگردوں نے یمامہ کے میدان میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے 27000 ماننے والوں کو واصل جہنم کر کے اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنی آئندہ آنے والی روحانی اولاد کے لیے یہ سبق چھوڑا جس کو شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

ختم نبوت کی خاطر ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خون مانگا تو وقت کا دامن بھر دیں گے

صدر محفل!

عقیدہ ختم نبوت ہمارے دین اسلام کا انتہائی حساس مسئلہ ہے اسی لیے اس پر کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح خدا اپنے خدائی میں وحدہ لاشریک ہے اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت میں وحدہ لاشریک ہیں۔ لہذا جس طرح خدا کی خدائی کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اسی طرح عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار درحقیقت نماز کا انکار ہے، روزے کا انکار ہے، زکوٰۃ و حج کا انکار ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار خدا کی توحید کا انکار ہے۔ اس لیے شاعر نے کہا ہے۔

محمد مصطفیٰ پر نبوت ختم ہے لوگو نظر اس حکم پیغمبر پہ رکھنا عین ایماں ہے

میرے دوستو!

اب آیئے تاریخ کے اوراق کو پلٹ کر دیکھتے ہیں۔ جن لوگوں نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، ان میں اسود عنسی، مسیلمہ کذاب سرفہرست تھے۔ ان دونوں کا حشر میرے نبی کے جانثاروں نے ایسا کیا کہ ان کی باقیات بھی آج موجود نہیں۔

اسی طرح ہر دور میں کوئی نہ کوئی جھوٹا کذاب نبوت کا دعوٰی کرتا رہا۔ایسے ہی زمانہ قریب میں ایک ایسا کذاب انگریزوں کی پشت پناہی میں کھڑا ہوا جس نے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن برطانوی دور اقتدار میں کسی کو موقع نہ مل سکا کہ وہ دجال قادیان سے وہ سلوک کرے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم پر صحابہؓ نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ کیا تھا۔لیکن پھر بھی علماء کی قربانیوں نے اور غیرت مند قوم کے بیٹوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس کے باطل عقائد کو بے نقاب کیا اور یہ پیغام دیا۔

جو ختم نبوت کا پہریدار نہیں ہے　　لاریب وہ جنت کا حقدار نہیں ہے

معزز سامعین!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔رسول االلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبیوں میں سے میں تمہارا ہوں اور امتوں میں سے تم میرے ہو۔ چنانچہ آج کے بعد ہم عزم کرتے ہیں جس طرح میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار صحابی حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم کے ٹکڑے کروا کر جان دے دی لیکن عقیدہ ختم نبوت پر ایک حرف نہ آنے دیا اسی طرح آج عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ہماری جان جاتی ہے تو جائے ،مال جاتا ہے تو جائے ،دوستیاں ،تعلقات ،نوکریاں جاتی ہیں تو جائیں لیکن عقیدہ ختم نبوت پر ایک حرف نہ آنے دیں گے۔

آخر میں شاعر کے الفاظ میں دعوت فکر دینا چاہتا ہوں۔

ہمیں اس لئے ہے تمنائے جنت　　کہ جنت میں ان کا نظارہ کریں گے
بعد از مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کہے میں نبی ہوں　　وہ جھوٹا ہے، جھوٹے کو رسوا کریں گے

تقریر

06 حقوق مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُونَ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنْ وَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِینَ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

صدر ذی وقار اور میرے عزیز ساتھیو!

آج جس موضوع کو لے کر آپ کے سامنے پیش ہوا ہوں وہ ہے حقوق مصطفی ﷺ

صدر محفل!

ہمارے نبی سید المرسلین حبیب رب العالمین ﷺ کے احسانات تمام مخلوقات اور کائنات پر ہیں۔ خصوصا اس امت پر تو لاتعداد اور بے شمار احسانات ہیں کہ زندگی بھر بھی شکر گزاری کی جائے تو ایک احسان کا بھی شکر ادا نہ ہو سکے۔ اسی طرح رسول اکرم ﷺ کے حقوق بھی تمام مخلوق پر بے شمار ہیں

حاضرین گرامی!

رب ذوالجلال کا عظیم احسان ہے کہ اس نے اس شان کا نبی اس امت کو عطا فرمایا کہ:

وہ پیغمبر اعظم　　　جو خدا کا محبوب ہے

وہ پیغمبر اعظم　　　جو امام الانبیاء ہے

جو افضل الانبیاء ہے　　　جو سید المرسلین ہے

جو خاتم النبیین ہے　　　وہ جو افضل المخلوق ہے

کہ ایسی عظمت و شان والا نبی نہ پہلے کبھی آیا، نہ آئے گا لیکن رب ذوالجلال نے اس امت پر کرم فرمایا کہ بن مانگے

یہ نبی عطا فرمایا۔

المختصر ذات خدا کے بعد — میرے نبی پہ ختم ہیں عظمت کے سلسلے

امیر محفل!

اللہ رب العزت نے ہمیں اربوں کھربوں نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ان کا شمار بھی ممکن نہیں اور پھر خود فرمایا کہ:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکو گے

اتنی نعمتیں دینے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے احسان نہیں جتلایا۔ آنکھیں دی مگر احسان نہیں جتلایا، زبان دی مگر احسان نہیں جتلایا، دل و دماغ دیے مگر احسان نہیں جتلایا، رزق دیا مگر احسان نہیں جتلایا، زمین کے لیے سورج چاند ستارے بنائے مگر احسان نہیں جتلایا۔ البتہ ایک ایسی نعمت بھی دی کہ وہ نعمت دے کر احسان جتلایا اور قرآن میں ذکر بھی فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں اپنے رسول کو مبعوث فرمایا۔

آسان لفظوں میں یوں سمجھیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ رب العزت کی طرف سے ایسی نعمت ہیں جس کا بدل کائنات میں نہیں۔

ہمارے رہبر خدا کے دلبر، درود تم پر سلام تم پر — تمہی تو ہو آخری پیغمبر، درود تم پر سلام تم پر

صدر ذی وقار!

ہمارے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ اس پیغمبر اعظم محسن اعظم ﷺ کہ ہمارے ذمے کچھ حقوق بھی ہیں لیکن ہمیں کچھ ان کا خیال نہیں آتا۔

چنانچہ آج حقوق مصطفی کے عنوان سے اس پروگرام میں نبی اکرم ﷺ کے چند حقوق گوش گزار کر کے اجازت چاہوں گا۔

میر محفل!

سب سے پہلا حق جو ہم پر ہمارے نبی کا یہ ہے کہ ہم آپ پر ایمان لائیں۔ ایمان کیسے لائیں تو اللہ تعالیٰ

نے صحابہؓ کو قرآن میں نمونہ بنا کر پیش کر دیا۔

دوسرا حق یہ ہے کہ آپ کی کمال اطاعت کریں کہ آپ کی اطاعت کرتے ہوئے تمام مخلوق کی مخالفت بھی مول لینی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کریں۔

تیسرا حق یہ ہے کہ آپ سے محبت کریں اور محبت صرف زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر آپ سے محبت کریں کیونکہ آپ سے محبت کے بغیر ہمارا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔

چوتھا حق یہ ہے کہ ہم آپ کی عزت و ناموس اور آپ کی حرمت کا دفاع کریں اور اس انداز سے کریں کہ اگر اس کے لیے اپنی جان، مال، اولاد کو بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے بھی گریز نہ کریں۔ اور یہ حق تمام حقوق سے بلند تر ہے اس لیے کہ اگر آپ کی عزت محفوظ ہے تو دین محفوظ ہے، آپ کی ناموس محفوظ ہے تو شریعت محفوظ ہے، آپ کی حرمت محفوظ ہے تو دنیا کا امن محفوظ ہے، آپ کی عزت محفوظ ہے حکومت محفوظ ہے۔

اسی لیے تو شاعر نے کہا ہے۔۔۔۔

گر محمد کی جہاں توہین ہو کٹ جائیں گے
وہ قدم دوزخ میں جائیں گے اگر ہٹ جائیں گے

تم بھی اس جان دو عالم سے وفاداری کرو
اس کے دشمن سے کھلا اظہار بیزاری کرو

ان کی عزت کے محافظ ہو تو عزت آپ کی
آپ کے ہم، آپ کا سکہ، حکومت آپ کی

آپ اگر اُن کے نہیں تو پھر کرسیاں خالی کریں
ملک کی، ملت کی، مذہب کی نہ پامالی کریں

تقریر

07 عشق مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْد۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

صدر محفل و دوستان عزیز!

آج جس موضوع کے ساتھ آپ کے سامنے حاضر ہو رہا ہوں وہ ہے "عشق مصطفی"

امیر محفل!

آج میں عشق مصطفی کا دعوٰی کرتا ہوں، میرے دوست عشق مصطفی کا دعوٰی کرتے ہیں، ہر مسلمان عشق مصطفی کا دعوٰی کرتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کیا ہم نے عشق مصطفی کو سمجھا ہے؟

سامعین محترم!

اگر عشق مصطفی کو سمجھنا ہے تو مکہ کی گلیوں میں بلال کو گھسٹتے دیکھنا پڑے گا، صدیق کو دیکھنا پڑے گا کہ مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا لیکن جب ہوش آیا تو نہ کھانے کے بات کی ہے اور نہ پینے کی بات کی ہے، نہ باپ کی بات کی ہے، نہ ماں کی بات کی۔ بس ہوش آیا تو پہلا لفظ زبان پہ یہ ہے کہ:

" میرے محبوب کا کیا حال ہے"

امیر محفل!

آج عشق کا دعوٰی تو کیا جاتا ہے، عشق کا نعرہ تو لگایا جاتا ہے۔ لیکن میرا سوال یہ ہے کہ جب تک عشق

کو دیکھا نہ جائے، عشق کو سمجھا نہ جائے تو کس زبان سے عشق کا دعوٰی کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر عشق مصطفی دیکھنا ہے، اگر محبت مصطفی سمجھنی ہے تو پھر مکہ کی گلیوں کا معائنہ کرنا پڑے گا، پھر گرم ریت پر لیٹے ہوئے صحابہ کو دیکھنا پڑے گا، رسیوں سے جکڑے ہوئے صحابہ کو دیکھنا پڑے گا کہ وہ بندھے ہوئے ہیں، کٹے ہوئے ہیں، گرم ریت پر لیٹے ہوئے ہیں، پتھروں کے نیچے دبائے ہوئے ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ عشق مصطفی کی وجہ سے محمد عربی کا نام ہوگا، یا محمدی پیغام ہوگا۔

اربابِ علم و دانش!

میرا عقیدہ ہے کہ حضور کی غلامی میں جو مزا ہے وہ دنیا کی کسی دولت میں نہیں ہے۔ اگر اس غلامی کی لذت کو چکھنا ہے تو حضرت صدیق اکبر کی سیرت کو دیکھنا ہوگا جو مکہ کی سرداری چھوڑ کر حضور کی غلامی میں آ گئے۔

اگر اس غلامی کی لذت کو چکھنا ہے تو حضرت زید بن حارثہ کے نقش قدم پر چلنا ہوگا جو ماں باپ کی محبت کو ٹھکرا کر حضور کی غلامی میں آ گئے۔

اگر اس غلامی کی لذت کو چکھنا ہے تو زنیرہ و سمیعہ کی شجاعت مندی دکھانا ہوگی جنہوں نے اپنی جانیں تو پیش کر دیں لیکن حضور کی غلامی کو نہ چھوڑا۔

حاضرین محفل!

آپ بھی دعوٰی کرتے ہیں میں بھی دعوٰی کرتا ہوں کہ ہم مصطفی کے ساتھ عشق رکھتے ہیں۔

عربی شاعر نے کہا ہے۔

اگر تیری محبت اور عشق صادق ہے تو پھر تجھے فرمانبردار بننا پڑے گا۔

عاشق، معشوق کا۔ محب، محبوب کا۔ قاصد، مقصود کا۔ طالب، مطلوب کا۔ نافرمان نہیں ہو سکتا۔

اگر عشق مصطفی ہے تو پھر آیئے آج سے عہد کریں کہ اپنی زندگی کو سنت مصطفی کے مطابق بنائیں گے۔ اپنی سیرت کو، صورت کو، اعمال کو، اپنے عقائد کو، اپنی عادات کو، اپنے حالات کو، مصطفی کی سنت کے تابع کریں گے اور جب سنت مصطفی آئے گی تو خدائی نصرت آئے گی۔ جب خدا کی نصرت آئے گی، تو کفر آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ تو آخر میں پھر یوں کہوں گا۔

جسے نصیب نہیں تیرے عشق کی دولت — وہ بادشاہ بھی مجھ کو غریب لگتا ہے

تقریر

08

1953 کی تحریک ختمِ نبوت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمّا بَعْدْ۔فَاَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ ۔
قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْد۔اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ۔

ہستی مسلم کا ساماں ہے فقط عشق رسول ﷺ ہاں یہی ہے ہستی مسلم کا ساماں آج بھی
تحفظ ناموس رسالت کے لیے اہل حرم جاں لٹا سکتے ہیں اپنی آج بھی، ہاں آج بھی

حاضرین محفل!

آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے پیغمبر ﷺ کے جان نثاروں نے آپ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے یمامہ کے میدان میں 1200 جانوں کا نذرانہ پیش کر کے تاریخ کے اوراق کو رنگین کیا اور ماؤں نے اس پر فخر کا اظہار کیا۔

سامعین محترم!

وطن عزیز پاکستان میں بھی میرے پاک پیغمبر ﷺ کی عزت، ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایسی تحریکیں چلی ہیں جن کو تاریخ نے محفوظ کیا اور ہماری آئندہ نسلیں اس پر فخر محسوس کریں گی۔

صدر محفل!

ان تحریکوں میں ایک تحریک 1953 کی تحریک ختم نبوت ہے جس نے یمامہ کے شہیدوں کی یاد تازہ کر دی تھی اور وقت کے حکمرانوں کو یہ پیغام دیا تھا کہ جس طرح پاک پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ نے پاک پیغمبر ﷺ کی ختم نبوت پر آنچ نہ آنے دی اس طرح صحابہؓ کے غلام بھی پاک پیغمبر ﷺ کی ختم نبوت پر آنچ نہ آنے دیں گے۔

جناب صدر ذی وقار!

1953 کی تحریک ختم نبوت میں وطن عزیز پاکستان کی غیور مسلم قوم نے کم و بیش سولہ ہزار جانوں کا نذرانہ

پیش کیا۔ سینکڑوں واقعات نے آنکھوں کو نم کر دیا لیکن ایک واقعہ جس نے مجھے حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی ماں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنھا کے ایمان کی تازگی عطا کی آپ کے گوش گزار کر کے اجازت چاہوں گا۔

لاہور کا مال روڈ تھا، گرمیوں کی بارش تھی، مجاہدین ختم نبوت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ اتنی دیر میں ایک ماں اپنے بیٹے کی بارات لے کر گزر رہی تھی۔ ختم نبوت کے مجاہدین کی شہادت کا سن کر بارات کو واپس روانہ کر دیا اور بیٹے کو حکم دیا کہ میں نے تجھے شادی کے لیے نہیں پاک پیغمبر ﷺ کی عزت و ناموس پر مرنے کے لیے جوان کیا تھا۔ جاؤ اور سینے پر گولی کھانا۔

صدر عالی مقام!

فرمانبردار بیٹا ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے جاتا ہے اور شہید ہو کر واپس آتا ہے۔ جب ماں کے سامنے بیٹے کی لاش کو لایا جاتا ہے ماں اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہتی ہے بیٹا میں اس جہاں میں تو تیری شادی نہ کر سکی لیکن جنت میں شادی کروں گی اور دعوت امام الانبیاء ﷺ کو دوں گی۔

صدر مکرم!

آج ہمیں یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ ہم صحابہؓ جیسے کام نہیں کر سکتے، ان کے ایمان کا معیار بہت بلند تھا۔ لیکن میں اپنے الفاظ میں یوں جواب دینا چاہوں گا کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت نے یہ ثابت کر دیا کہ 1400 سال پہلے جس نبی کی عزت و ناموس اور ختم نبوت پر جان دینا آسان تھا آج بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جان دینا ایک مسلمان کے لیے آسان ہے۔

اس لیے تو شاعر کہتا ہے۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

تقریر

09 سیرت صحابیات رضی اللہ عنہن

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمّا بَعْدْ۔ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد۔اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ۔

نبی ﷺ چاند ہیں تو ستارے صحابہؓ　　　ہمیں جان سے بڑھ کے پیارے صحابہؓ

صدر ذی وقار اور گرامی قدر خواتین و حضرات!

آج میں "سیرت صحابیات" کے اس خوبصورت عنوان کے ساتھ آپ سب کے سامنے حاضر ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

صدر عالی مقام!

اسلام کا مقصد واحد تمام دنیا کو ایک اسٹیج پہ لانا تھا۔ اس کی شہنشاہی میں پست و بلند، شاہ و گدا، امیر و غریب، عالم و جاہل، عورت و مرد سب برابر حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے اس نے اپنی تعلیمات، احکام و قوانین کے ذریعے تمام دنیا کو مساوات کا پیغام سنایا جس سے اخلاق، تمدن اور سیاست کا انداز بدل گیا اور اس میں وہ نئی روح حرکت کرنے لگی جس کے پیدا کرنے کو اہل اسلام اپنا فرض اولین خیال کرتے ہیں۔

صدر محفل!

اسلام سے پہلے دنیا نے جس قدر ترقی کی تھی صرف ایک صنف (مرد) کی اخلاقی اور دماغی قوت کا کرشمہ تھی۔ مصر سے ہندوستان تک اور ایران سے یونان تک مختلف عظیم الشان تمدن کے چمن قائم تھے لیکن ان میں صنف نازک (عورت) کی آبیاری کا کچھ دخل نہ تھا۔ اسلام آیا تو اس نے دو صنفوں (مرد و عوت) کی جدو جہد کو وسائل ترقی میں شامل کر لیا۔ اس لیے جب اس کے باغِ تمدن میں بہار آئی، تو ایک نیا رنگ و بو پیدا ہو گیا۔

صدر محفل وارباب فکرودانش!

اسلام نے جن پردہ نشینوں کو اپنی آغوش میں پناہ دی انہوں نے دنیا میں بڑے بڑے عظیم الشان کارنامے انجام دیے ہیں جو تاریخ کے صفحات میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ یہاں میری مرادان پردہ نشینوں سے پاک پیغمبر حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی صحابیات ہیں۔

صدر محفل وحاضرین محفل!

میرے پیغمبر ﷺ کی صحابیاتؓ نے اپنے مردوں کے شانہ بشانہ اسلام کی آبیاری کے لیے ہر میدان میں قربانیاں پیش کیں۔

اگر جہاد کے میدان کی بات کروں تو غزوہ احد میں حضرت ام عمارہؓ اصحاب پیغمبر کی طرح پاک پیغمبر ﷺ کا دفاع کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

غزوہ خندق میں حضرت صفیہؓ یہودیوں کا حملہ روکنے کے لیے نہایت حیرت انگیز تدابیر اختیار کرتے ہوئے نظر آتی ہیں۔

جنگ یرموک میں رومیوں کے مقابلے میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ، حضرت ام ابانؓ، حضرت ام حکیمؓ اور حضرت اسماء بنت یزیدؓ بڑی دلیری سے جنگ کرتی نظر آتی ہیں۔

اگر میں اسلامی علوم یعنی قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، فرائض کی بات کروں تو ان میں متعدد صحابیات کمال رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ رضی اللہ عنھن نے پورا قرآن حفظ کیا تھا۔

حدیث اور فقہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دین کا تقریبا تیسرا حصہ ہم تک پہنچا ہے۔ حتی کہ بڑے بڑے صحابہ اکرامؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسائل کا حل پوچھنے آتے تھے۔

اسی لیے تو شاعر نے کہا ہے۔

یہ ہیں تذکرے محترم عائشہؓ کے — ہیں امت پہ بے حد کرم عائشہؓ کے
سلام ان کو جبرائیلؑ نے آکے بھیجا — ہیں کیا کہنے رب کی قسم عائشہؓ کے

میر محفل!

ان عظیم کارناموں کے باوجود پاک پیغمبر ﷺ کی صحابیات نے اسلامی احکام کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

جب پردے کا حکم نازل ہوا تو دنیا نے دیکھا کہ دنیا کی سب سے زیادہ شرم وحیا والی پاکباز عورتوں نے دنیا کے سب سے زیادہ پاکباز مردوں سے پردہ کیا۔ اور اس پردے نے بعد میں ترقی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ بلکہ رب ذوالجلال نے ان پاکباز خواتین کے لیے عرش سے سلام بھیجا۔

صدرِ عالی مقام و معزز سامعین!

آج یورپ کی تقلید اور یورپی حقوق نسواں جیسے خوش نما نعروں سے ہمارے معاشرے کو بے راہ روی کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ اس لیے میں اپنے معاشرے کو اقبال کے اس شعر سے پیغام دے کر اجازت چاہتا ہوں۔

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا نے زمیں پہ آسماں سے ہم کو دے مارا

تقریر

10

قادیانیت کا سیاسی چہرہ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
قَالَ اللہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ یُخٰدِعُوْنَ اللہَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَھُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ۔

ہوشیار ہو اے ختم نبوت کے محافظ — کس کام میں مصروف ہے باطل کی ہوا دیکھ

صدر ذی وقار و گرامی قدر خواتین و حضرات!

برصغیر پاک و ہند میں بہت سی مذہبی و سیاسی تحریکیں اٹھی ہیں جنہوں نے اپنے ضروری مطالبات و مقاصد کو عملی میدان میں پورا کروانے کے لیے جدوجہد کی ہے۔

مذہبی تحریکوں کا نصب العین اگر عام عوام میں دینی شعور کو فراہم کرنا، مذہبی نظریات کا تحفظ اور دین دشمن تحریکوں سے تحفظ ہوتا ہے تو سیاسی تحریکوں کا نصب العین عوام میں مقبولیت، عوام کی مدد سے طاقت کا حصول ہوتا ہے۔

صدر عالی مقام!

برصغیر پاک و ہند میں ایک قادیانی تحریک بھی اٹھی جس نے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر عام عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جب علماء اکرام نے ان کا تعاقب کیا اور ان کے چھپے عزائم کو واضح کیا تو ان کا سیاسی چہرہ بھی کھل کر دنیا کے سامنے آ گیا۔

صدر ذی وقار!

جب قادیانیت کی دجل پر مبنی تحریک کو کھنگال کر دیکھا جائے تو قادیانی ترجیحات کا تعین ان کے سیاسی ہونے کا ثبوت دیتی ہے۔

برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کو کمزور کرنا، اپنی حکومت کو مضبوط اور مستحکم کرنا، مسلمانوں کی طاقت کو تقسیم کرنا اور عوام میں حکومتی وفاداری پیدا کرنا برطانیہ کی اولین ترجیحات میں شامل رہا ہے۔ ان ہی ترجیحات کو قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ لکھا ہے۔

چنانچہ مرزا ملعون اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

"میں نے انگریز سرکار کی حمایت اور جہاد کی حرمت میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ 50 الماریاں بھر جائیں"

امیر محفل!

قادیانی تحریک کا سیاسی چہرہ ڈبلیو ہنٹر کی رپورٹ جو 1871ء کو سامنے آئی اور اس کے بعد برطانوی وفد کی رپورٹ پڑھ کر بھی سامنے آجاتا ہے۔ اور اگر قادیانیت کا مزید سیاسی چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا قائد اعظم کو ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنانے کے لیے منوانا ریکارڈ کا حصہ ہے۔

ارباب ذی شعور وصاحبان بصیرت!

میں آپ سے مخاطب ہوں کیا قادیانی خلیفہ مرزا بشیر نے کشمیر پر حکومت کرنے کے لیے اپنے آپ کو زیادہ حقدار نہیں قرار دیا تھا؟

کیا 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں پاکستانی وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر میں تحریک کے مطالبات مان لوں تو امریکہ پاکستان کی گندم روک لے گا؟

کیا قادیانی خلیفہ نے اپنی قوم کو اکھنڈ بھارت کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کے لیے نہیں کہا تھا؟

کیا امریکی دورے میں پاکستانی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو اعلیٰ عہدیداران نے یہ نہیں کہا تھا؟

"آپ کے ملک میں ہماری ایک کمیونٹی ہے اس کا خاص خیال رکھنا"

کیا قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کا اعلان نہیں کیا تھا؟

کیا ان سب دلائل کے بعد قادیانیت کا سیاسی چہرہ واضح نہیں ہوتا؟

کیا یہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟

اور اگر اب بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلتی تو قرآن کی رو سے میں نے اپنے حصے کا کام کر دیا اور آپ تک پیغام پہنچا دیا اور قرآن نے کہا ہے۔

"وماعلینا الا البلغ المبین"

"ہمارے ذمہ تو حق بات پہنچانا ہے"

اور شاعر نے بھی کہا ہے۔

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہو گا تو سر دار کریں گے

جب تک بھی دہن میں ہے زبان سینے میں دل ہے
کاذب کی نبوت کا اہم انکار کریں گے

موضوع

02

نظمیں

نظم 01

وحدت کے گن

وحدت کے گن گائیں سب
مومن اک ہو جائیں سب

بس اک اللہ کے آگے سب
دامن کو پھیلائیں سب

پڑھ کے درود جو مانگیں گے
ہوں گی قبول دعائیں سب

پیارے آقا کی ازواج
اُمت کی ہیں مائیں سب

اُن کی آل اُن کے اصحاب
سب سے پیار بڑھائیں سب

ختم نبوت زندہ باد
نعرہ ایک لگائیں سب

اللہ ہماری حشر کے دن
کرے معاف خطائیں سب

سید سلمان گیلانی

نظم

02 یتیموں سے پیار

جن کو یتیموں سے تھا پیار
مسکینوں کے خدمتگار

جن کی محبت تھی تعلیم
جن کے تھے اخلاق عظیم

جن پہ نبوت ختم ہوئی
جن پہ رسالت ختم ہوئی

ان کے بعد اب نبی نہیں
محشر تک اب کبھی نہیں

حضرت عیسیٰ آئیں گے
امت کو بتلائیں گے

جس کی بشارت میں نے دی
ہاں ہیں محمد وہی نبی

میری نبوت وقتی تھی
میری شریعت وقتی تھی

یہی بتانے آیا ہوں
یہی پیام میں لایا ہوں

مہدی کا دوں گا میں ساتھ
لے کر ان کا ہاتھ میں ہاتھ

پھر دجال کو کریں گے قتل
ہو گی تباہ یہودی نسل

سید سلمان گیلانی

نظم

03 سہارا

اللہ کا ہے سہارا ہم کو
نبی ملا ہے پیارا ہم کو

ان کے گھر والے ہیں اچھے
ان کے سب اصحاب ہیں اچھے

خوشبو والا ان کا پسینہ
ان کے بعد اب کوئی نبی نہ

ان کے بعد خلافت آئی
چار خلیفوں نے جو پائی

بو بکر و فاروق و غنی ہیں
ان تینوں کے بعد علی ہیں

نبی کی آل ہے جان سے پیاری
اپنی عزت و آن سے پیاری

دل جو ہیں اُن کے پیار سے عاری
ان پہ نہ ہو گی رحمت باری

سید سلمان گیلانی

نظم

04 معبود

ایک اللہ ہے بس معبود
ہر جانب ہے موجود

اسی سے ہر دم ناتا ہے
وہی ہمارا داتا ہے

نبی ہمارے عالی شان
اُن پر اترا ہے قرآن

سارے صحابہ پیارے ہیں
روشن چاند ستارے ہیں

بات رہے یہ سب کو یاد
ختم نبوت زندہ باد

سید سلمان گیلانی

نظم

05 عظمت

عظمت اور مقام یگانہ
پاک محمدؐ پاک گھرانہ

خوب مقام ہیں سب نبیوں کے
آپؐ امام ہیں سب نبیوں کے

سب سے آخر میں آپؐ آئے
صادق اور امین کہلائے

آپؐ نے سیدھی راہ دکھائی
حق اور سچ کی بات بتائی

آپؐ نبی ہیں رحمت والے
اُن کے صحابی قسمت والے

اہل بیت کی خوب ہے عظمت
اُن کی آل پہ برسے رحمت

سارے مل کر کہہ دو اک دم
صلی اللہ علیہ وسلم

سید سلمان گیلانی

نظم

06 پیارے محمد ﷺ

اُن کی چاہت نہ ہو زندگانی نہیں
ساری مخلوق میں اُن کا ثانی نہیں

آپؐ لے کر پیام آئے توحید کا
امن کا ، پیار کا اور امید کا

آپؐ کی ہم اطاعت کریں شوق سے
اور اُسوہ کو اپنائیں ذوق سے

ایسا رتبہ کسی نے بھی پایا نہیں
بعد میں پھر نبی کوئی آیا نہیں

سب سے آخر میں آئے ہیں پیارے نبیؐ
خاتم الانبیاء ہیں ہمارے نبیؐ

محمد ادریس قریشی

نظم

07 پاک نبی ﷺ

پاک نبیؐ کے پاک جناب
پاک نبیؐ کے پاک اصحاب

پاک نبیؐ کا پاک مزاج
پاک نبیؐ کی پاک ازواج

پاک نبیؐ کی پاک نہاد
پاک نبیؐ کی پاک اولاد

پاک نبیؐ کے پاک انفاس
پاک نبیؐ کا پاک لباس

پاک نبیؐ کا پاک بدن
پاک نبیؐ کا پاک وطن

پاک نبیؐ کے بعد کبھی
کوئی نہ آئے گا نیا نبیؐ

پاک نبیؐ احمدؐ محمودؐ
پاک نبیؐ پہ کھربوں درود

سید سلمان گیلانی

نظم

08 غریبوں سے پیار

اللہ کی ہے ذات بڑی
اور اُسی کی بات بڑی

آخری نبی محمدؐ کی
رب کے ہیں بعد صفات بڑی

اُن کو تھا پیار غریبوں سے
دیتے اُنہیں خیرات بڑی

پڑھیں درود تو ہوتی ہے
رحمت کی برسات بڑی

اللہ نے دی ہے ہم کو
یہ قرآن سوغات بڑی

سید سلمان گیلانی

نظم 09

آخری نبی ﷺ

اک لاکھ اور چوبیس ہزار
نبیوں رسولوں کے سردار

آخری نبی ہمارے ہیں
ہم کو جان سے پیارے ہیں

اُن پر اترا ہے قرآن
سچ ہے اُن کا ہر فرمان

کہا اُنھوں نے بالکل ٹھیک
اللہ کا نہیں کوئی شریک

اُس کا ہے ہر حکم اٹل
سب کی مشکل کرے وہ حل

سب کے دلوں پہ اُس کا راج
ہر مخلوق اُس کی محتاج

وُہی ہر اک کا داتا ہے
اُسی کا سچا ناتا ہے

سید سلمان گیلانی

نظم 09

اجالا

گورا مکھڑا ، کمبل کالا
مست آنکھیں اور گیسوؤں والا
دیکھنے والے سب کہتے ہیں
چہرہ چاند ہے زلفیں بالا
پڑھ پڑھ کر آیات الٰہی
جگ میں اس نے کیا اجالا
یہ دنیا تو ڈوب رہی تھی
اُس نے دے کر ہاتھ سنبھالا
ہر سو رحمت بانٹ گیا ہے
رحمت کے آغوش کا پالا
اندھوں کو دیں اُس نے آنکھیں
بھٹکے ہوؤں کو راہ پہ ڈالا
اُس کے بعد پیامبر کوئی
حشر تلک نہیں آنے والا
اس پر میں گیلانی قربان
حشر میں ہو گا وہ رکھوالا

سید سلمان گیلانی

Plan A

Syllabus distribution for co-curricular activities:

Total speech: 10 Total poems : 10

Plan for Friday assembly presentation :

Assembly time = (20 Mins . Approximately)
Time for poem = 03 Mins.
Time for speech = 05 Mins.

Term 1st (5 months)	Term 2nd (5 months)
Total number of weeks = 20	Total number of weeks = 20
One poem on every Friday repeat on next Friday	Same as the first term
One speech on every Friday repeat on next Friday	Same as the first term

First term class wise distribution of co-curricular Activities:

For Speeches

Grade	Week	Topic of speech	Duration
6	1&2	سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	3 Min
	3&4	امت سے محبت	//
7	5&6	ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	7&8	عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم	//
8	9&10	ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	11&12	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
9	13&14	عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	15&16	1953کی تحریک ختم نبوت	//
10	17&18	سیرت صحابیات رضی اللہ عنہن	//
	19&20	قادیانیت کا سیاسی چہرہ	//

For second term same as of first term

Plan A

First term class wise distribution of co-curricular Activities:

For Poems

Grade	Week	Topic of Poems	Duration
6	1&2	وحدت کے گن	3 Min
	3&4	یتیموں سے پیار	//
7	5&6	سہارا	//
	7&8	معبود	//
8	9&10	عظمت	//
	11&12	پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
9	13&14	پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	15&16	غریبوں سے پیار	//
10	17&18	آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	19&20	اجالا	//

For second term same as of first term

Plan B --> for program or competition.

Total terms = 2 (1 Program per term)
Total duration of 1 Program = 3 hrs.
Time assigned for poems 3*5 =15 Min.
Time assigned for Speeches 5*5 =25 Min.
Scheme of Program for Poems & Speeches = 5 Per Program

Grade	Topic of speech	Topic of Poems
6	سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	معبود
7	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
8	امت سے محبت	غریبوں سے پیار
9	عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عظمت
10	ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم